REGISTERED NO. A.780



منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت، اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس نے ساتھ طلبہ و تصدیق ہیڈ ماسٹر بغیر محصول سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی [illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس سے کہ [illegible] کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) خریداروں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور [illegible] خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی [illegible] دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مطابق [illegible] ہوں آپ کے حسب خواہش مضامین نہ ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ [illegible] کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو [illegible] بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] بالکل مفت۔ [illegible] ایک مشہور [illegible] کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان حق اگر [illegible] قیمت [illegible] نہیں ادا کر سکتے تو انہیں لازم ہے کہ پیشگی سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں [illegible] فائدہ اٹھائیں [illegible] کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) [illegible] ایک صاحب [illegible] یہاں سے ہم [illegible] پرچہ روانہ کرتے ہیں [illegible] مگر [illegible] ضرور آتے ہیں [illegible] خریداروں کے [illegible] ایک کاپی کے ساتھ [illegible] ہم کو [illegible] ہے کہ [illegible] اس عادت کا علاج یہ ہے کہ گم شدہ پرچہ [illegible] ملاحظہ فرمائیں [illegible] مقصود نہیں ہے۔ [illegible]

(۷) سید از خریدار [illegible] ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو [illegible] پرچہ بند کر دیا جاتا ہے لہذا [illegible] خریداری منظور ہو تو [illegible] اطلاعی [illegible] جواب [illegible] ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) تمام اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۳۲

مضامین

یکم ستمبر ۱۹۲۰ء

ایک اسیسر

آج آپ کا نامہ نگار کسی مقدمہ کے سلسلہ میں دُنیا بھر کی عدالتوں کے صدقے ہوتا ہوا مسٹر جج صاحب بہادر کے اجلاس پر جا پہنچا اب اسکو خوش قسمتی سمجھیے یا بدنصیبی بہرحال ایک مقدمہ دفعہ ۳۰۲ یعنی زنا بالجبر کا تھا اور اسکے ساتھ زنا بالجبر کا بھی تھا ثبوت اور شہادت کی کارروائی ختم ہو چکی تھی صرف وکلا کی بحث پر معاملہ اٹکا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد بحث شروع ہوئی اور ختم بھی ہو گئی اور آئندہ کسی تاریخ پر فیصلہ بھی سنا دیا جائے گا اس سے غرض نہیں کہ مقدمہ کی حقیقت و حلیت کیا ہے یہ اللہ رسول جانیں یا فریقین یا مجسٹریٹ جج صاحب یا جناب علیہ الرحمۃ والغفران کو تو صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ آجکل کے روشن زمانہ میں ایسے قابل اسیسروں کا انتخاب ہوتا ہے جن کی صورت سے قانونی قابلیت جلیبی کے شیرے کی طرح ٹپکی پڑتی ہے چنانچہ جب بحث کی ضرورت باقی نہ رہی تو عدالت نے اسیسروں سے رائے طلب کی اور منجملہ تین عدد اسیسروں کے ایک اسیسر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

عدالت۔ تم مقدمہ کی حقیقت گواہان ثبوت اور وکلاء کی بحث سے معلوم ہو گئی ہوگی اب بتاؤ کہ اس مقدمہ میں ملزم نے جرم دفعہ ۳۰۲ کا ارتکاب کیا یا نہیں۔

اسیسر۔ (خاموش شد ناک رہا ہے)۔

عدالت۔ کیوں خاموش ہو اپنی رائے بتاؤ۔

اسیسر۔ (دو تین مرتبہ کھانس کر گھبرانے لگا)

عدالت۔ اور تم رائے پوچھی جاتی ہے تم کیوں نہیں دیتے؟

اسیسر۔ ہاں دیتا ہوں

عدالت۔ جلدی بتاؤ۔

اسیسر۔ سرکار ہم کا بتائی دوپہر جب ہو گیا۔ تم آج تک جان لیو۔

عدالت۔ دیکھو! پھر سے تم سے پوچھا جاتا ہے کہ ملزم پر جرم ثابت ہے یا نہیں اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔

اسیسر۔ حضور! سرکاری وکیل کی بک بک سے کچھ تو ہماری سمجھ میں آ گیو (بحث)۔

عدالت۔ تم پھر بتاؤ کہ ملزم مجرم ہے یا نہیں؟

اسیسر۔ حضور! ہم تو قانون کی کتابیں ان دیکھیں جانت کہ سارا جرم ثابت ہے یا نہیں ساہوکاروں کی بول اس نے کچھ خلاف کیا ہے گھر سے گھبران اب رہی چار روپیہ تو ہم نہیں جانے کہ کون ہماری بیاہ بھئی وہی ہو تو جان لیو۔

عدالت۔ عدالت کی رائے تو یہ ہے کہ معلوم ہو گیا تم اپنی رائے بتاؤ کہ ملزم پر جرم ثابت ہو گیا یا نہیں۔

اسیسر۔ صاحب! جان تو یہ بات ہے کہ یہ گھبرا سارا مہرو بیوی کی بیٹیا کے ساتھ بھی بھاگی کس ہوئی ایسا کا مجبور ہو جائے۔

عدالت۔ تو تمہارے نزدیک جرم ثابت ہے؟

اسیسر۔ ہاں حضور! پہنچ جانیں جاے۔

عدالت۔ پھر وہی فضول بات۔ تم صاف کیوں نہیں کہتے ملزم مجرم ہے۔

اسیسر۔ حضور بتا دیا تو دین کی بیچو کے مجرم ہوئی۔

عدالت (تیز ہو کر) کیا بکتے ہو مجرم ہوئی مجرم ہوئی کیا بتاؤ ملزم پر جرم ثابت ہے؟

اسیسر۔ اب صاحب ہم کا بتائی کہ جو اور اسیسر نے کہا کہ جرم ثابت ہے کہ نا ہیں بت تیسرے اسیسر کی رائے ہے جو ہیں ہم بتا دئے ہیں تو دونوں نے کہہ دیا ہے

عدالت۔ اگر تمہاری سمجھ میں نہ آیا ہو تو پھر سمجھو۔ تم سے صرف اتنا پوچھا جاتا ہے کہ ملزم تمہارے نزدیک مجرم ہے یا نہیں۔

اسیسر۔ ان سرکار تم پوچھا تو کیک نہیں جانے۔

عدالت۔ اچھا اب ملزم کے متعلق بتلاؤ کہ یہ بالغ لڑکی کو اغوا کر کے اپنے گھر لے گیا یا نہیں اور لڑکی کو چھپا رکھا یا نہیں۔

اسیسر۔ سرکار اب کا جانی کہ یہ چھپاکی نیت سے اپنے گھر لے گیا اور چھپائیں یا نہیں اور چھپاوت تو پھر وہ کا کیسے پتہ لگ جاتا؟ ایک ملزم اپنے گھر سے جبرو لے گئے ہوئی۔

عدالت۔ تو اسیسر جرم ثابت ہے۔

اسیسر۔ اب ہم کا کیا سمجھ

عدالت۔ ارے تمہاری کیا رائے ہے؟

اسیسر۔ ارے باپ رے گھٹ جاتی۔ اجی مجرم ہے اور جرم ثابت ہے۔

عدالت۔ اب تو اتنا اور بتاؤ کہ ملزم سے بھی تمہارے اور ایک ملزم ہے؟

اسیسر۔ ارے صاحب اب کا ان سے تو ہم پا سے ہم ہی سب کے عہدیدار ہیں۔

عدالت۔ ان ان سے ہی سوال ہوگا پہلے تم اپنی رائے بتاؤ۔

اسیسر۔ اچھا تو صاحب یہ شکو مجرم نا ہیں ہے ایسا آپ کا ہم کا نہ چھوڑ دیو؟

عدالت۔ اس سے کیا مطلب؟ ملزم مجرم ہے کہ یا نہیں تم اپنی رائے بتاؤ۔

اسیسر۔ نا ہیں سرکار یہ مجرم نا ہیں ہے۔

عدالت۔ کیوں؟

اسیسر۔ ارے صاحب یہ تو چودہ برس کا ایک بیٹا وانا کا جانے ما سالہ ہے جانت کہ پچیس برس جبرو ہوئی۔

عدالت۔ تو کیا مطلب ملزم ہے؟

اسیسر۔ نا ہیں صاحب جج صاحب ان مجرم نا ہیں ہوت ہماری جانکس ماں ہو تو تم مجرم نا ہیں جاتا۔

اسکے بعد دوسرے اسیسروں سے سوالات ہونے لگے۔

یہ اسیسر صاحب ایک رہایت کے جنجال سے ملزم کے کٹری میں دستخط کی جگہ انگوٹھے کا

نشان لگا لیتے ہیں۔ اس مقدمہ میں دو صاحب اور بھی تھے جن کو یہ سیر مذکور سے کم درجہ حاصل تھا بلکہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر جہالت کا قبلہ گاہ تھا۔ بعض بغلات پر اسی قابلیت و استعداد کے ذاتی سرٹیفکیٹ بھی ہیں۔ اللہ غریبوں کا والی ہے۔ دیکھئے کمبخت مظلوموں کی آہ کب اثر کرتی ہے!

راقم

سرکب

"اپ ٹو ڈیٹ شاہی"

ایک دن شام کو یہ نامہ نگار
سیر کرنے چلا سوئے بازار
راہ میں تھا حکیم جی کا گھر
جمع جس میں تھے سب صلاح کار
ذکر یہ ہو رہا تھا آپس میں
ہیں فقیر آج کل کے ناہنجار
داڑھی لمبی بڑھا کے دو بالشت
کرتے رہتے ہیں جذب کا اظہار
دن کو رہتے ہیں تنگ حجرے میں
بات کرتے نہیں ہیں وہ بیکار
رات کٹتی ہے انکی ہو حق میں
سب انھیں جانتے ہیں شب بیدار
مردہ لینے میں ہے کمال ان کو
چالیسے رہتے ہیں یہ مرد نگار
سن کے یہ میں نے ایک سے پوچھا
کس کی نسبت یہ ہوتے ہیں اذکار
ہنس کے بولے وکیل غربت جاں
شاہ صاحب کے تھے جو پیرو کار
کیا بتائیں کہ واقعہ کیا ہے
ہم بھی دھوکے میں آ چکے ہیں یار
جبکہ بیچے تھے سالک مجذوب
جس پہ تھا آفتاب فقر نثار
تھا جو گوشہ نشین تکیہ میں
وہ نکلے گھر سے ہوا سرشار

پیروں کی جو اک جماعت فقر
پاس رہتے ہیں چند یہ لاچار
پھانس لیتے ہیں یہ مسافر کو
پھرتے ہیں خود میں دیندار
رشتے ہیں بری طرح اسکو
باقی رکھتے نہیں قمیص و ازار
صوفی نواب مولوی صاحب
اور درزی رفیق خدمتگار
ہیں یہ ایجنٹ اصل میں ڈاکو
شاہ جی ان سبھوں کے ہیں سردار
کرتے ہیں جیسا یہ فقر کو بدنام
اپنے مکار پر خدا کی مار
واقعہ ہے ابھی یہ کل ہی کا
ایک بیوہ کو دیکھ کر زردار
پھانسنے کو لگایا وہ پانسا
جس سے چھوٹی نہ وہ ز زنہار
آگئی جب وہ ان کے قابو میں
لے لیا نقد سکۂ کلدار
جن کی تعداد لوگ کہتے ہیں
دس ہزار ایک۔ ایک بیس ہزار
اور جو جائداد تھی اس کی
شاہ صاحب نے تاکی آخر کار
دے کے دم اس غریب بیوہ کو
وقف نامہ لکھا لیا اے یار
جب پلٹ کر گئی وہ اپنے گھر
بے غفلت سے ہو گئی ہشیار
مقدمہ اک وکیل سے کہہ کے
کھٹکھٹانے لگی در سرکار
ہوتی ہے اب مقدمہ بازی
شاہ صاحب کا دیکھ لو یہ شعار
شہر کے لوگ شاہ صاحب سے
اب اسی سے تو ہیں بہت بیزار
چلو ہے۔ کنجڑے قصائی چند زروش
معتقد بس یہی ہیں تو میں چار

لہ قبضہ کرلیا (ادارہ)

سن کے یہ حال جب چلا گھر کو
ناگہاں ایک تھے سپہ سالار
شاہ صاحب کے گرد فطرت پر
بات ہی بات پہ ہوئی تکرار
ایسا کچھ شور و غل بڑھا آخر
کھل گئی آنکھ ہو گیا بیدار

راقم

سراب

مولانا پنچ کا پوسٹ بیگ

رنگون رنگین

ڈیر پنچ۔ ہم ابھی جگے تھے کہ شام کے دوسرے کو کب تک روکیے۔ ایک چھوڑ دو دو دمہ جانے سمندر پار ہو گئے اب تم کا آتش فشاں پہاڑ آگ اگل کے خاموش ہو جائے گا اور مرغان آتش خوار سیاہ سیاہ وہ وا تھے پہاڑ کی کاکل کی گرمی کے آغوش استراحت میں چین سے سو بیٹھے مگر نہیں وہاں تو اب تم کی سعت بجھ گئی۔ بلبل ماتم بہار میں کیا فریاد کرے گی جو ان عشاق گلشن رنگون کا حال ہے کسی خوش مذاق کا قول ہے کہ عاشق کا گریبان اور رنڈیوں کے پائجامے کی پائنچی سے نہیں رہتے۔ یہاں کے شرفاء اور باشندوں پر بالکل اسی طرح چسپاں ہوتی ہے جیسے پھوڑے پر پھایا مرہم کا چپا یا گلشن رنگون کا زمانہ بھی کالک کا مہینہ تھا لیکن عاشق کی آنکھ طرح کی لنگوٹی ہوتی ہے جیسے کر ساون بھادوں … ہے … کی کشتیاں کچھ کھا کے … کاجل کی گئیں تو کیا ہوا۔ زہریلے … کا اثر تو باقی ہے۔ شہر رنگون شہر سے پرے ہیل کا سلسلہ پاگل خانہ کی دیوار پر موجود ہے۔ آدھی رات گزرے ہیں تانگہ اٹھا کے سوتے اور … گر کر … لگانے لگے۔ مرد سان … تالی تو … کی طرح وہیں لیسیز لینے لگے۔

لاحول ولا قوۃ۔ سچ ہے ایک …

جناب ناصح نصیحت کی روئی سے کہاں کہاں
رخنہ بندی کرے۔ اصل یہ ہے کہ ع
تربیت نااہل را چوں گردکاں بر گنبد است

ایک صاحب کسی ضلع میں جج دیوانی کی خدمت
خلافت انجام دیتے تھے، اگلے زمانہ کا ذکر ہے، ایک
مدعی اسلام داری ہے والی کی ایک اسکی شکایت
ہوئی تو انہیں شہر سے نکل جانے کا حکم ہوا۔
انھوں نے ورثا ہیں مکان رہنے کے واسطے خرید
کا شغل جاری کر دیا۔ چوری چھپے شہر میں آ جاتے
اور گدھوں پر دولت اور حسن گروں کی کیسہ لادکے
ورثا ہی لے جاتے۔ رفتہ رفتہ گدھوں کو عادت ہو گئی
کہ کوئی سوار ہو کے کہیں جانے لگا اور گدھے صاحب نے
ورثاث کی راہ لی۔ وکلا کو ڈنڈے پڑتے ہیں مگر وہ
ادھر سے منہ نہیں موڑتے آخر پھر شکایت ہوئی۔
والی کی کچہری میں مقدمہ پیش ہوا۔ مجیبوں نے
ثبوت میں گدھے والوں کے گدھے بلوا لئے اور کہا
حضور یہ مردود انکار کرتا ہے کہ آپ ایک کام
کیجئے لوگوں کو ان گدھوں پر سوار کرا دیجئے اگر بغیر
ہانکے یہ جانور اس مردود کے گھر تک پہنچ جائیں
تو ہم جھوٹے۔ حاکم نے یہی کیا گدھے منہ اٹھا کے
گئے سیدھے تو ورثاث میں دم لیا۔ اب ثبوت
کافی تھا جاؤ لے ہاتھ میں ڈنڈا لے کے ہنکا دیا اور

یکم ستمبر نہیں ۷ ستمبر

چونکہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب قبلہ اور ایسے
ہی دوسرے اہل حضرات نصرت نمبر کیلئے مضامین روانہ کر
رہے تھے لہذا ان کے انتظار کے سبب نصرت نمبر کی اشاعت
یکم ستمبر کی بجائے ۷ ستمبر کر دی گئی ہے جیسے ہم چاہتے
ہیں کہ نصرت نمبر دنیا کے صحافت کا بہترین پرچہ
ہو ویسا ہو کہ کوئی معمولی چیز نہ ہو بلکہ صاحب ذوق
ہر نظر ڈالیں ایسا کہ یہ بھی نہیں معلوم ہوتا اسکا خیال ہے
اشتہارات کے لیے بہت کم صفحات باقی ہیں مشتہرین جو
بھیجنا چاہتے ہوں۔ ترمیم فوراً بذریعہ خط کریں۔

سید عنایت شاہ مہتمم اعلیٰ دفتر نامہ ریاستؔ لاہور

ورنہ ہے کی مری لڑائی اور میاں بجھو رہے کی
آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی چلی۔ یہ چھا گئی کس
بات پر رو رہے تھے۔ کیا حاکم صاحب کی عقل پر پتھر پڑ گئے
کی گواہی قبول کرتے ہیں اور انسان کا دیرینہ اصول
تسلیم نہیں کرتے۔

اب آپ ہی فرمائیے جب کوئی ونزہ بود ہیں
کالا لیس کا کچھ نہ بنا سکا تو ناصح کا کام کیا
مال ہے۔

(۱) پاگل خانہ کے جنگل میں کیا عمل ہوا؟
جب لومڑیاں کچھ زیادہ بڑھ گئیں جار نہیں پائیں
کے آگئیں اور یہ شاہ سن بچے اہل علم سمجھتے ہیں کہ
پیچھے ساتھ چلتے ہیں۔ مولانا پنچ ماگرا الورنٹ کی
مانت میں یہی بڑی بات ہے کہ جناب کی عرکا
مارکے دنگل شہر پر سر کر دیا انھیں خدا راہ راست پر
لائے مگر اس وقت دیکھا تب چند آدمیوں کو خاص لقب
کر رہا ہے ہیں کیا معنی کہ عرب کا تو اور کہ سے
ورثاث بھیجی گئی تھا لیس، اسکی اولاد کو بھی
دنگوں سے پاگل خانہ تشریف لیجانا چاہیئے اگر ان
کے نقش قدم کی ہدایت سے جس نحوست کا بھی
چا ہے ورنہ جائے۔ شہر میں نجاست نہ پھیلائے۔

ایک صاحب ہیں جنگالی انشاء اللہ جنگالی
روشن دماغ ہوئے ہیں گو یہ حضرت منشی ہیں
حضرت کی کھوپڑی میں عقل کا بھرا نہیں ملتی۔
ڈاڑھی منڈا لوگ ہیں بلکہ عقل اور گو کا پتا
گمراہ کے ادارے کا کی خیر ادھر آنا ہے ہی
انھیں سلامتی سے کوئی چیز نہ ملا لگے تو دی
کرلے۔ ایک قدم طوائف کے کوٹھے پر تو دوسرا
بارچی میں ملتا۔ لطف یہ کہ ڈاڑھیاں حضرت کو اپنا
پیشوائے حقیقی کہتے ہیں کوئی مفتی کہتی ہے کوئی
قاضی۔ بات معقول ہے مفتی تو اس وجہ سے کہ حرام
ان حضرت کے فتوے سے حلال ہو جاتا ہے اور
قاضی اسلئے کہ نکاح کے جملہ ارکان انھیں کے
ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں یہ دوسری بات ہے
کہ یہ نکاح سہرا اور خطبہ کی فضول اور پرانی قید
سے آزاد ہے۔ شیطان رکھے ان کے دم قدم سے
بڑی چہل پہل رہتی ہے جسب شریف ہو قریب
کثیف رہتی لطیف زار رہا ہاں ڈھاکا سے
پہلی و اصل ہوتا ہے کہ آپ جیوں خود کسی زنانہ
کی ادا کے دلدادہ کے خاطر کے جانے کے نزا کے کھنڈ
کے مدعی کے ہے پاک کے جب اسی کی چھوچھو کے
سوتیلے شوہر کے حقیقی پسر خواندہ کے کو کا ہیں بجلیا
ایسی قرابت ذاتی رکھتا ہے جیب لطری رختنا جیب
طری نور دیتا ہے۔ جھنڈے مبارک یہ کہ داڑھی
صفاچٹ۔ سر پہ گیس طول میں وہ جیا کی دم اور
عرض میں مرغی دیوانہ کی طرح گم۔ سنا ہے کہ
آپ اپنا پیر پرستی کے گر بر بیٹ جمی ہیں۔

دوسرے صاحب (دیا) کے مرزوں منتخب
منتخب ہیں۔ آپ کا تالیہ دان آج یہ دوسرے جاہ
کے ہوئے زرے بھرا رہتا ہے۔ آپ ایک کمپنی
تجارت پیشہ کمپنی کے منتظم ہیں۔ جب شریف
آغا فقیر حاضر ہوتا ہے تو حضرت کو اپنے عیب کا
دیکھنے میں عار نہیں ہوتا۔ (؟) کیا ہے جان
کا بگاڑ رہا ہے۔ بڑے بڑے کھیل بیٹھے بیٹھے تماشے۔

خدا کرے ان دونوں کو ایک والی کو مل جائے
جو زندہ ہنکا رہے اور گدھوں کی گواہی کو بھی
معتبر ثقاؤں کی گواہی سمجھے۔

راقم

ماہانہ

اگروال ہتیشی لاہور کا اگرسین نمبر

مہاراج اگرسین جینتی کی خوشی میں ہفتہ وار اخبار
اگروال ہتیشی لاہور کا خاص نمبر اکتوبر کے پہلے ہفتے میں
نہایت خلوص و شوکت سے ممبروں کی قدر میں شائع
ہوگا بڑے بڑے لیڈروں کے مضامین اور تصاویر
سے شاندار بنایا جا رہا ہے قیمت فی پرچہ تین آنہ
ہوگی، ایک خاص نمبر میں اشتہار دینا تجارت کی ساکھ
پر چڑھانا ہے مشتہرین کو جلدی اپنے اشتہارات اور
اجرت بھیج دینی چاہیئے ورنہ جگہ نہ مل سکے گی
اور کف افسوس ملنا پڑے گا۔

منیجر اگروال ہتیشی لاہور

مالکہ بیگم سکرن۔ عالم بانکری۔ زور ابچھا پیل سے کے متعلق کی جملہ اخبار کارخانہ حافظ سید احمد رفیع صاحب باغ لکھنؤ میں چھپا۔

آل انڈیا اہل الغرض کانفرنس لکھنؤ

متعلق آئندہ سکیم بنام پنڈت کی آل غرض رپورٹ کمیٹی

پنڈت جی۔ پائیں لاگی۔

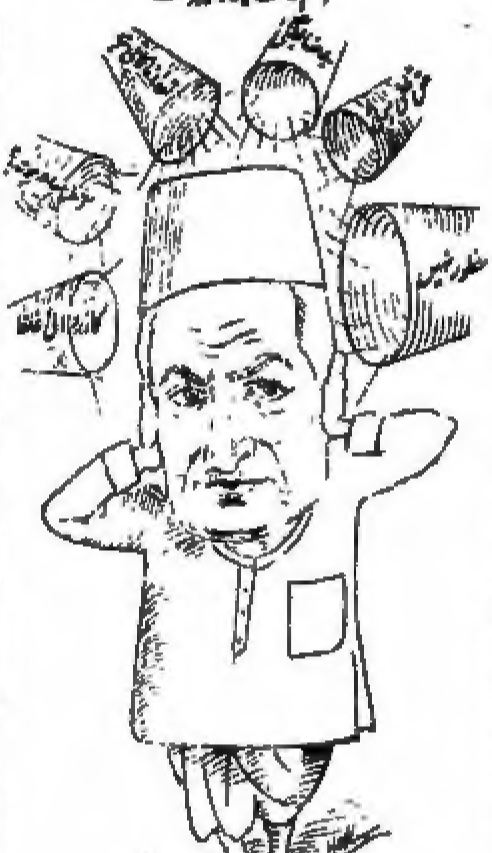
وہ دن بھی عجیب زمانہ ہے اور تم بھی عجیب ہو کر آئے اس لیے میری اور تمھاری ملاقات میں کسی شخص کو ڈالنے کی کوئی وجہ ہے اس زمانہ میں مردوں کے ساتھ دیکھئے جنگلوں جنگلوں شہروں شہروں پھرنا جوان عورتوں کے واسطے بھی عیب نہیں وصول سے صدقہ یا خطاب وہ بھی ایک پرانی نشانی ہو چکا ہے کا خطاب کس نام رکھے گا اور نام رکھے گا بھی تو کیا بنائے گا یہ کوئی عاشق معشوق کا معاملہ تو ہے نہیں کہ لوگ جھنڈے پر چڑھائیں یہ تو ملکی معاملہ ہے اسی ملک میں عورتیں بھی رہتی ہیں اور مرد بھی رہتے ہیں۔ تمھاری مہربانی سے مردوں کو بھی ووٹ (ووٹ) اور ڈنڈی دینے کا حق ملنے والا ہے۔ آخر زبان ہم کو بھی کچھ دی ہے تیرہ تو ہم کسی کا جہاں نہیں ہے اب مطلب کی بات سنو کہ میں نے تمھاری اور تمھارے ساتھیوں کی تیار کی ہوئی رپورٹ پڑھی نگوڑے اردو اخبار والوں نے اس کا ترجمہ بھی کیا تو ایسی ولندیزی زبان میں جیسے میرے فرشتوں نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ وہ انگریزی کی گٹ پٹ لفظوں کی بھرمار کر ڈالی تو میں چاہوں اگر میرے نواب مجھے نہ بتاتے تو میں سات جنم (جنم) میں بھی نہ سمجھتی۔ "ڈومنین اسٹیٹس" اے توبہ ڈومنین اسٹیٹس کے معنی نہ سمجھی۔ تو کیا غضب ہے۔ ڈومنی کے نام سے میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے خدا غارت کرے ڈومنیوں کو انھوں نے سیکڑوں گھر اجاڑ دیے ہیں۔ اللہ رکھے میرے نواب کے پاس بھی ایک ڈومنی ہے میں انھیں بولکھ کے چلا جایا کرتی ہوں۔ ڈومنی کا

یار سے افطار ہے جب میں نے ڈومنی کا لفظ تمھاری رپورٹ میں دیکھا تو انھیں مبارکباد دی کہ لو بیگم اب راوی چین لکھتا ہے تمھارے نئے عمل کی برکت کا اس ملک میں راج ہونے والا ہے ڈومنیوں کے ورے بڑھینگے کی گئی طبلوں پر تھاپ پڑے گی گھر گھر ناچ ہوگا۔ مثل ہے پڑوس میں بھی پڑینگے تو چھینٹے ادھر بھی آئینگی تمھارے سے اسٹر

کی ترکی بہ ترکی بیان کرتے ہوئے اس کا مطلب کیا ہے وہ رمضان کی وجہ سے تھوڑے نہ کھو لیں تو ہم بھی کھولیں۔ اب تو سب کی سمجھ میں آیا کہ

دیکھ کے وہ بہت ہنسے۔ وہ سمجھے اور مجھے بتایا تھا کہ ہم تو بات کرتے ہیں چلتیں میں ہوا کرتی ہیں بارے انھوں نے تمھاری رپورٹ کی ساری حقیقت بیان کی کہ کیوں سرکار نے اپنی مرضی سے ایک کمیشن رپورٹ میں مقرر کیا جس میں ہندوستانیوں کو اپنا حصہ بیٹھے (ایک کمیٹی) نے حصہ دیا۔ اصلاح تم نے اور تمھارے ساتھیوں نے اپنے شش میں قسم کا پورا نظام کا قانون بنا دیا۔ آخیر عام راستے لینے کے لیے لکھنؤ آئے۔ قیصر باغ کی بارہ دری میں لکھنؤ کے لوگ جمع ہوئے کسی نے تمھاری ہاں میں ہاں ملائی کسی نے منہ پھلا کر نکالا یا۔ غرض خوب تقریریں ہوئیں۔ ان تقریر کرنے والوں میں کئی آدمی ایسے بھی تھے جن کی لگائی ہوئی ذہنی آگ آج تک دہک رہی ہے مگر تمھاری عقل میں کے وہ ایسے بھولے بن گئے جیسے کچھ جانتے ہی نہیں۔ وہ جو ادھر کے ٹھاٹھ میں بارہ بجے دن کو سوجھی گاکے مطلب برآری کرتے تھے سازگیری پر مائل ہوئے۔ وہ جو لات پیٹ کے دعیے تا نے ہوا کی کے ٹھاٹھ میں سوچ کی لاج پیٹ رکھنے کی صلاح دیتے تھے تیار ہو گئے۔

سنو پنڈت جی۔ میں نے ایک دفعہ نہیں کئی بار تمھاری رپورٹ اول سے آخر تک پڑھی ایک بات سے تو دل خوش ہوا کہ غلامی کی حالت میں بھی لکھنؤ سے جانے کا سبق تم نے بہت اچھا دیا اس سے بہتر سبق اور کوئی استاد نہیں دے سکتا۔



آہنگ بعد از وقت

«بجا کرو۔ میں نہیں سنتا»

ورنی کر لیجئے تو دادا کا خیال ضرور رکھیں گے خدا سلامت رکھے انھوں نے ہم غریبوں سے تھوڑا نہ مروڑا۔ پہلے تو وہ حیرت سے منہ تکنے لگے پھر جھنجھلا کے بولے کچھ خبر ہے آج تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو کیسی ڈومنی اور کیسا اس کا راج دشمنوں کا راج کیسا ہے میں نے دیا دیکھا کا غذ انکے سامنے پھینک دیا کہ دیکھو کیا لکھا ہے۔ کاغذ

لیکن سچ پوچھو تو غلام پھر غلام ہے۔

سنو پنڈت جی تمھاری رپورٹ کا وہ حصہ جس میں انگریزوں کی حکومت کا طرز بتایا گیا ہے عام سلطنت کی راہ سے تو درست ہے مگر فرنگی سلطنت اسے قبول نہ کرے گی۔ قبول کرنے والی ہوتی تو میاں سائمن کی جگہ کمیشن کا صدر تم ہوتے یا شاید مجھے مقرر کرتی جس حکومت کا دستور چلا آ رہا ہے۔



مداری:- نہیں بیں بی این - بی بیا - او تمرا باپ مرے ہم لوگ آتے ہیں تو بل میں نہیں جاتا - اسارا چوٹ کرے گا۔
مسٹر پنچ:- دوست اروں - لوش کے سانپ باہر نکلتا ہے۔ ستوں سے چھیڑ ابھی نہیں ہو لوا ہی کانوں کے لیے ہے گر رسے کمپیرنسٹ
ایسے راگ بجتوں میں نہیں آتے۔

ہے اور کر دینا سو سیاہ اور سپید (تو سیاہ ہی) ہے سے
ایمان اور انصاف کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں
ہو سکتی۔ نواب مقدر بجھے نے گجاریا اور تم تھوڑا
بہت بھیجے میں آ گئے۔ سچ ہے ہم کو یہ نہیں بکیا
دیتے ہیں جب کوئی کچھ کسی حکم کی تعمیل سے انکار
کرتا ہے مثلاً کہا پائجامہ پہن لو اور اس نے کہا نہیں
تو ہو تیار ہو ای کستی ہے اسے یہ کہتے ہیں تمہیں
پائجامہ پہننا آتا ہی نہیں۔ ملی لی گی لی؟ یہ
خرانے پائجامہ پہن لیتا ہے۔ اسی طرح ان اب
مقدر بجھے نے اسی ل ای گی ل ای لی بکھ کے
ہندوستانیوں سے پائجامہ پہنوا لیا یعنی ایک
قانون کا ڈھانچا زبردستی بنوا لیا۔ اور وہ جو پائی
کاٹ دائی کاٹ کی رہ جیلی ہوئی تھی اسکو بیچ
کم زور کر دیا کہ صاحب ہو اتو پائی کاٹ۔ مگر
ہندوستان کی تمام پارٹیوں نے ان کے ہمارے
سامنے ایجادوں کھول کے رکھ دیا۔ عام آدمی
مثال حاکموں کے ہتھکنڈوں سے چھپی ہوئی تھی
ورنہ ہم سے کوئی ناراض نہیں۔ خیر ہم تو اپنے
مطلب سے کام ہے بظاہر تم اپنی بات کی پچ پر
تم پائیکاٹ کرتے ہو۔ غرضیکہ تمہاری رپورٹ کی
صورت میں انجام نے ملاحظہ فرمائی واضح ہو
کہ ملکداری کے دستور سے تم ابھی طرح واقف
نہیں۔ برطانوی مقاد حکومت کو تمہاری رپورٹ
کے عام سے خاص اور آزادی سے تقید کر دیا ہے لہٰذا
اسپر درست توجہ نہیں کیجا سکتی۔ واقعات شاہد
ہیں کہ تم ابھی استادانہ اوڑھنے کی صلاحیت بھی نہیں
رکھتے۔ ہم بھی ہندوستانی مطلب اور غرض کی گئی ہیں
آپ خوب جانتے ہیں تم نے بیکار زحمت اٹھائی
سنو پنڈت جی ایک بات اور انکے ساتھ ہی
مطالبات پیش کرتا ہوں نہیں سچ ہو سکتا ہے کہ تم
اپنی رپورٹ نواب مقدر بجھے یا انکے بھائی میاں
گرو کھنڈ مرسائمن کے پاس ڈاک کے ذریعے
سے بھیج کے بیٹھ رہو اور ان کی کمیٹی میں خود
شریک ہو۔ وضع بھی بچے اور مطلب بھی پورا ہو جائے
انکے پاس تمہاری تیاری ہوئی اور دست ہو چکی

وہ ایک ہی بچے ہوئے رنگ میں خوب غور سے دیکھیے
ہو چکے ہیں اور پھر کتابی ایک حصہ کے بارے میں
تو وہ وہی کہیں گے۔ اب رہا دوسرا حصہ جو تم نے
اپنے آپس میں میل جول قائم رکھنے کے لیے صرف
کیا ہے۔ میں نے اسے بہت غور سے دیکھا اور
اس نکتہ پر پہونچی کہ اسمیں کوئی جان نہیں ہے
دیکھو پنڈت جی بڑا رنا خاتمہ ہوں منطق آتا ہی
کمبخت ہوں جو منطق کی رو سے درست ہو گئی لیکن
رکھنا میرے دستور کے خلاف ہے۔ اس حصہ کے
بارے میں چند باتیں میں کہنا چاہتی ہوں۔ ایک
یہ کہ اگر اسپر عمل کیا گیا تو ہم بیرونی خود اندیش کر دیگا
کی تمام رقم کا [illegible] سب بیاہ میں نہیں خیال
خوبی [illegible] میں صرف ہو جائے گا۔ اب لگاتے
ٹیکس پر ٹیکس اور اس انتظام کا بوجھ بھی گرتا
پہاڑ [illegible] ادھر سرکاری پر مقابلہ جو جسمانی حالت
میں آپ کے نماز روزہ کو دار الا ہے۔ وہی مثل ہے
دیو پائل میں سانا نہیں دم میں باندھے چھاج
دوسرے یہ کہ اس حصہ میں غریبوں کی بھلائی
کا کوئی جزو نہیں ہے۔ جیسے سوکھے ساون ویسے ہی
بھادوں [illegible] حصہ لگایا گیا ہے وہ اور غرض
سسٹیشنوں کا ہے وہی سسٹیشن جنکے نام خود
دھوم دھڑکے کھیل تماشے پر غریب [illegible]
کی کمائی جھٹ پھٹ ہوتی رہتی ہے۔ میرا ایک
ٹیکس کا بوجھ پھر پھر کے انھیں کی پیٹھ پر پڑتا ہی
گا نہ ہوتا ہے

پنڈت جی میں پہلے ہی کہہ چکی کہ ہندوستان
کے خزانے اور آمدنی پر سفید ناگ بیٹھا ہوا ہے
وہ ہندوستانیوں کے فائدہ خواہ صرف نہیں ہو سکتا
تمہاری رپورٹ کے اس حصہ میں خرچ بڑھانے
کی جتنی مقدار [illegible] ممکن نہیں [illegible] ہیں پھر
یہ خرچ کہاں سے آئے گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ حصہ
ہماری گورنمنٹ سرکار تھوڑی سی ترمیم کے بعد قبول
کرے گی اسوقت ایک دوسری آل انڈیا پارٹیز
یا آل [illegible] کانفرنس دوسرے ہندوستانی
[illegible] بیٹھے اور کہیں گے کہ رپورٹ کا بہت بڑا جز

حکومت نے منظور کر لیا ہے یعنی [illegible] ابھی تک
عقل میں نہیں آتی مگر سائنی ضرور [illegible] کیا معنی
کہ نواب مقدر بجھے اب کیوں خالص ہوئے جاتے
دیتے ہیں۔ ہماری کامیاب رپورٹ فیل ہوئی جاتی
ہے۔ وہ محسن ملک کی طرف دیکھو۔ جہاں [illegible]
ست [illegible] تیار ہی ہے وہاں بھی ناچ ناچا جاتا ہے
یہ سمجھ لو کہ سپاہی آ گئے ہیں اور حق پر بات کہتے
گزر جاتے ہیں۔ کہاں طبلے اور سارنگی کے سر ملنے کا
[illegible] اور [illegible] کے ازدحام سے آ بیٹھا ہے
اور ہم نے خود ہی انتظام کی ایک صورت تجویز کی
ہے بڑے غیرت کی بات ہے کہ ہم اپنے قول کی پابندی
نہ کریں۔ ہائے ہائے وہ گھنٹے کی چال پر گیت
گاتا ہے

تم سے [illegible] میں ہاری بلا
ہاری بلا کہ میں ہاری بلا
میں [illegible] تمہاری بلا

پنڈت جی مجھے تمہاری رپورٹ پر اور لکھنا تھا [illegible]
غرض پارٹیز کانفرنس پر ابھی بہت لکھنا باقی ہے
اسے کیا کروں بڑھاپے نے مجبور کر دیا رخصت [illegible]

اطلاع تاریخ برائے تصفیہ مراتب اشتہار نیلام

بعدالت جناب [illegible] صاحب بہادر سب جج [illegible] ضلع لکھنؤ
مقدمہ نمبر [illegible]
مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر [illegible] سنہ [illegible]
[illegible] ساکن [illegible] پرگنہ و تحصیل
ملیح آباد ضلع لکھنؤ ڈگری دار
بنام
[illegible] مدیون ڈگری
[illegible] ساکن [illegible] پرگنہ و تحصیل
ملیح آباد ضلع لکھنؤ
[illegible] ساکن [illegible] پرگنہ و تحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ
[illegible] تاریخ [illegible] واسطے طے کرنے مراتب اشتہار
نیلام کے مقرر کی گئی ہے۔
آج بتاریخ [illegible] جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم [illegible]
مہر عدالت
وقت حاضری [illegible]

آدمی رونگ ہوتا ہے وہ صرف میرے یہاں بھی جیسا کہ میں سمجھے کہ گجی ڈوسٹی سٹ کی ادا ہے ۔ اس ڈوسٹی سٹ سٹ غیر جنگلی کا طریقہ بچا ہے یہ ہی ذہن ہمارا ہی دل خوب جانتا ہے ۔ گر غیر بھولے ہوئے کہنی تو بات ہی ہو سکتی ہو کہ ہمارا ہر بیٹا کبھی کرے ۔ تو پھر ہم کچھ میرے دل میں ہے قصیں بنا کے ۔ (باقی آئندہ)

مشق آمرا بیگم

مولانا پنچ کی لوٹ تک

بمقابلہ نسیبین اور مسٹر چغتائی

گزشتہ اشاعت میں مشہور جناب مولانا عازف قاب شکن مسٹر چغتائی بی اے علیگ نے والا مولانا نسیبین کے نام دیکھ کے ہیں ۔ رام پور کے صاحبزادوں کی نقل یاد آگئی ۔ ذکر آیا تو اس نے سلام کیا حضور نے فرمایا ۔ بہ ہدایت ہے ۔ والد اجد نے طلب فرمایا ۔ صاحبزادے بولے ۔ بہ ہدایت ۔ والد کو نے دیدار کی تمنا ظاہر کی ۔ کہا بہ ہدایت ۔ غرض جو آیا ۔ بہ ہدایت ۔ جو پیغام سنا ۔ بہ ہدایت ۔ آخر بیگم صاحبہ بلایا اور بہ ہدایت کا جواب سن کے مرحوم جواب دیا ۔ تو عاجزی کے ساتھ تاویل فرمائی ۔ بہ ہدایت نہیں بہ ہدایت ۔ تمہارے شفقت اور غلام کے کہنے پر غلطی ہوئی ۔ جیسا آپ اور بہ ہدایت ؟ چغتائی صاحب نے بھی میدان جنگ جناب وہ ہے چغتائی میں ہر جزو کے ہر جزو کو بطور ایک کلام سنا دیا ۔ حدیث بہ ہدایت اسلئے کہ اس میں راویوں کی جو ثقاہت اور صحیت کی تک ملاحت اور معائبہ بھی شامل ہے ۔ ختم برتر اسلئے کہ آج کل کوئی نقیبہ اپنی طرف سے فتویٰ دیکر جمع میں کوتاہی نہیں کرتا ۔ تاریخ بہ ہدایت اسلئے کہ شنی سنائی بات کا اعتبار ہی کیا ؟ عقل مصلحت بہ ہدایت اس وجہ سے کہ عقل وہی ہے جس کی بال برابر ہے گویا اور مصلحت وہی ہے جسکی تعمیر نیاسب کی ملت طبع قیاس ہو بلکہ عورتیں شوقتی رہتی ہیں ۔

تفسیر بصورت ہو سکے کہ اسمیں بھی تعاکی جانب داخل ہو شامل ہے ۔ اب یہ فیصلہ کہ چغتائی صاحب کی کتاب کا ماخذ کیا ہوگا ؟ ناظرین خود ہی کرلیں گے ۔ مولانا نسیبین کو جو ہی ماخذ کتاب کا معالہ دیکھیں رہ گیا ؟ اچھا ہے ۔ سرد یا انسانے مجاز راوی اگر ہے یا استثنیات احکام سے ناجائز استفادہ جائز ہو گیا ۔ ضرورت نے ایک فعل ناجائز کو مباح بنا دیا مگر ایسی حالت میں سوال یہ ہوگا کہ آخر ان افسانہ طرازوں کو ہر بیگ وقت سے زیادہ بیان ہونے کی وجہ کیا ہے ؟ دیکھیے اسکا جواب حضرت کیا دیتے ہیں ۔ بالفعل مولانا نسیبین کو ایک آخری تحریر کا جواب لکھنے دیجیے ۔

آل پارٹیز کانفرنس لکھنؤ

چار روز تک شہر میں خوب چہل پہل رہی ۔ مہاراجہ صاحب محمود آباد اور آنریبل راجہ نواب علی خاں کی کوٹھیاں مہمانوں کے دم قدم سے آباد رہیں ۔ ہر جانب بھی چار دن تک ذکر کیا جائے اور ایک ضروری تصویر دیکھنے میں مصروف رہے جہاں بڑے بڑے پرانے گھاگ اپنے اپنے نتائج طبع کی ہانکی دکھانے جمع ہوئے تھے ۔ مفصل رپورٹ اور اسکا تبصرہ تو اب مشق آمرا بیگم صاحبہ فرمائینگی مگر ہم سرا سر گھاتے میں رہے کیا معنی کہ پہلے کی سکت میں چار دن کی تفریح ہو گئی ۔ یا روزہ داری تھیٹر اور کنسٹ سے تو بہ ۔ ڈوسٹی سٹیں کے تماشے کا ہے بڑے بڑے کھیل بڑے بڑے تماشے جب ہم ہی گھاٹے میں رہے تو قوم کیا فائدہ اٹھائیگی ؟

ہوس قسمت آزادی در دوم بدبخت
کمین دراز سے است کہ بر قسمت ہم مشکل

خدا ذرہ سایہ دامن دولت برطانیہ افضل وہیون آزادی و مساوات میں اہل کی نعمت سے ہمیں مستفید فرمائے دیکھ کر کوئی حاسد کو نہیں شہہ لیتا ہے ہو کہ بچے ہی چلے ہیں وہ جب گھوڑے کے سر پر بیک میرے اللہ یہاں ہم جیسے تحفہ چیز ہیں ہمیں تو صرف تاریخ کا چادر ہی چغتائی دکھانے سے صدا چکے ہیں ملک داری ۔

سکھ سکھ پاور ن سکھ

خدا جانے یہ خبر کہاں تک صحیح ہے کہ ہمارے آقا حکومت کابل نے ہندوستان کی برٹش حکومت کی دیکھا دیکھی وہ شخص ہمیشہ جوان رہتا ہے کہ کبر وہ ہر عمر اور رکھنے کی مخالفت فرماتی ہے ۔ اسے عام رعایا علاوہ ان ہتھیاروں کے جو انسان کے جز و جسم میں مثلاً گھٹنے کا گز و ایک زبان کی جار ۔ تلوار ۔ تیر وغیرہ کی ممانعت آدمی یا رد فریاد کی گولی چھرے کی گہیں گاں یوں کے چھرے علیٰ ہذا القیاس کے طور پر ڈاکوؤں کے ہر قانون کی خلاف ورزی ہو کی ۔ جنگ و جدال کی پیل کے اور کوئی آتشی یا مشتی ہتھیار استعمال کرنے یا پاس رکھنے کی مجاز نہ ہوگی صرف سکھوں کو کرپان رکھنے کی اجازت مل جائیگی ۔ یہاں بھی ملک میں بھی لوگ ہر وقت مسلح نہیں رہتے مگر سرحدی مقامات پر ہر وقت مسلح رہنے کی ضرورت ہے گو وہاں تعلیم عام امن و چین سے رہنے کی ہدایت کرتی ہے لہٰذا اپنا جدی شعار رہ جائے حکومت ہے ۔ افغانستان کو یہ منزلت کہاں نصیب ڈاکو اور لٹیرے قانون کے پابند ہوتے تو روٹ مار کیوں کرتے ۔ انہیں عام رعایا سے خوف رہتی بات تو ہے کہ گزر کیا بھی ہوگی تو اب یہ قسم کا اندیشہ بھی جاتا رہیگا وہاں بھر آ جائیگے ایک دو سو سے حفاظت کیا کرتے ہیں لیکن جو قانون کی پابندی کریگا اسکی کیا حالت ہوگی ۔ علاوہ ازیں مردوں کی مردانگی کے جلن بھول جائینگے ۔ ہم کو فرمایا کہ مشورہ دیتے ہیں کہ نقاب کو قانونی طور پر اثنا عشر تسلیم کیجیئے اور برقعہ کے غیر مسلح ہو جانے کے بعد گرانے کو بھی جلس کو مسلح رکھیں ورنہ بڑی بد ہوگی ۔

اصل میں ایک قانون زبان و قلم سے اصلی کام لینے کے بارے میں جس سے ہندوستان اور دیگر ممالک کے تعلقات کی آزادی کم ہو جانے کے پیش ہونے والا ہے ۔ لہٰذا اسکے خوف سے آئندہ ہم نیک مشورہ بھی نہ دے سکیں گے اسے آخری مشورہ سمجھنا چاہیئے ۔

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے
اساتذہ فن کے علم سینہ
کو
علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا اداکاری دھرپد و ہوریان اس کتاب مین انکے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین انکا ناچ اور سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صاحت [illegible] کتاب مین لکھ دیے گئے ہین سیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر فوائد جو کہ [illegible] آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کی طرف سے بے شمار سرٹیفکیٹ موصول ہوے ہین قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ